الفاظ کی تاثیر میں
لہجے کا کردار

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

مئی-2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفاظ کی تاثیر میں لہجے کا کردار

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرود پاک پڑھو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور کے سمجھانے کا انداز

حضرت ابو امامہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں ”ایک نوجوان بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھے بدکاری کی اجازت دیجئے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے اور کہنے لگے، ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ”اسے میرے قریب کر دو۔ وہ نوجوان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس سے فرمایا ”کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری ماں کے ساتھ کوئی ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم خدا کی قسم! میں ہر گز یہ پسند نہیں کرتا۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں کے ساتھ ایسی بری حرکت کرے۔ پھر ارشاد فرمایا ”کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ

(1)…مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، 2/140، حدیث: 3116، دار الکتب العلمیہ

تمہاری بیٹی کے ساتھ کوئی یہ کام کرے۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم، اللہ کی قسم! میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی بیٹی کے ساتھ ایسا قبیح فعل کرے۔ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بہن، پھوپھی اور خالہ کا بھی اسی طرح ذکر کیا اور اس نوجوان نے یونہی جواب دیا۔ اس کے بعد حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کے سینے پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر دعا فرمائی "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَطَهِّرْ قَلْبَهٗ وَحَصِّنْ فَرْجَهٗ" اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک فرمادے اور اس کی شرمگاہ کو محفوظ فرمادے۔ اس دعا کے بعد وہ نوجوان کبھی بدکاری کی طرف مائل نہ ہوا۔ [(1)]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سمجھانے کا انداز کتنا پیارا ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس شخص کو اس انداز میں سمجھایا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے الفاظ اور لہجے کا اثر اس کے دل میں اُتر گیا اور اس نے بدکاری سے توبہ کرلی بلکہ اس کے بعد وہ کبھی بدکاری کے قریب نہ گیا۔ اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ کسی کو سمجھاتے وقت ہمارا لہجہ اور انداز بھی ایسا ہی ہونا چاہیے تاکہ جب ہم بات کریں تو ہماری بات سامنے والے کے دل میں اُتر جائے۔ کیونکہ الفاظ کی تاثیر میں لہجے کا بہت بڑا کردار ہے، اگر ہمارے الفاظ تو اچھے ہوں مگر لہجہ درست نہ ہو تو ہم کسی کو اپنی بات نہیں سمجھا پائیں گے کیونکہ سخت لہجہ کی وجہ سے اس کا دل اس بات کو قبول کرنے سے انکار کردے گا۔

اللہ پاک کے نیک بندوں اور بزرگانِ دین کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ عموماً نرم اور

(1)...مسند امام احمد، مسند الانصار، 9/184، حدیث: 22847 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ

پُر اثر لہجے میں گفتگو کیا کرتے تھے، چنانچہ؛

خراسانی بزرگ اور نرم لہجہ

خُراسان کے ایک بُزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگودار بَر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ سفر کرکے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلغ کو دیکھ کر اُسے (تگودار کو) مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دم؟“ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہٰذا انہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالِق ومالِک کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچھی“چُونکہ وہ ایک باعمل مبلغ تھے غیبت وچُغلی، عیب جوئی اور بد کلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں پیوَست ہو گئے۔ جب اس نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مبلغ کی طرف سے ”خوشبودار مَدَنی پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُس کے پاس مقیم ہو گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا اور آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا اور وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے میٹھے بول کی بَرَکت

سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر تلوار کے تیکھے جملے پر وہ بُزرگ رحمۃ اللہِ علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز ایسے مفید نتائج حاصل نہ ہوتے۔ ایک مبلغ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ جب وہ نیکی کی دعوت دے رہا ہو، اچھائی کی طرف بُلا رہا ہو یا برائی سے منع کر رہا ہو تو کوئی کتنا ہی غصے دلانے والی بات کرے، وہ اپنی زبان قابو میں رکھے کہ میٹھی زبان ہی کی بدولت آپ کسی کا دل نرم کر سکتے اور اپنی بات اس کے دل میں اُتار سکتے ہیں۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

گفتگو ایک فن ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کس سے، کس وقت اور کس انداز میں کیا گفتگو کرنی ہے؟ یہ گُر سیکھنے سے آتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات انسان ایسا خوبصورت کلام کرتا ہے جو سامنے والے کے دل کو موہ (جیت) لیتا ہے اور کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے، جس سے مخاطب کا دل گھائل (زخمی) ہو جاتا ہے اور بات کہنے والے کو محسوس تک نہیں ہوتا۔

امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: ہمیں بات کرنے کی بھی تربیت لینی ہوگی اور اس کی احتیاطیں بھی سیکھنی ہوں گی، جی ہاں اندازِ گفتگو کو یکسر بدل کر اِس پر عاجزی و نرمی کا پانی چڑھانا اور حسنِ اخلاق سے آراستہ کرنا ہوگا۔ یقین مانئے آج ہماری غالب اکثریت کو شریعت و سنت کے مطابق بات چیت کرنا ہی نہیں آتی، معمولی سا خلاف مزاج معاملہ ہوتے ہی اچھا خاصا مذہبی وضع قطع کا آدمی بھی ایک دم جارحانہ انداز پر اتر آتا ہے!

(1)...غیبت کی تباہ کاریاں، ص154 ملخصاً

لہٰذا دل برداشتہ ہوئے بغیر اوّلاً اس بات کو تسلیم کرلیجئے کہ ہمیں درست بولنا ہی نہیں آتا، پھر ہم مسلسل جدوجہد کریں گے تو اِن شاءَ اللہ شریعت و سنت کے مطابق بات کرنا سیکھ ہی جائیں گے۔[1]

اچھا اندازِ گفتگو مؤمن کا اخلاق ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گفتگو کرتے وقت اچھے طریقے سے بات کرنا، جب کوئی گفتگو کرے تو اچھے انداز میں اس کی بات سننا، ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا اور وعدہ پورا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔[2]

نیکی کی دعوت میں نرم گوشہ اپنانے پر قرآنی حکم

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے لہجے اور رویّے کو درست کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ہم دعوت اسلامی کے "بارہ دینی کاموں" میں بڑا اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ بارہ دینی کاموں میں سے ایک دینی کام علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت بھی ہے۔ اس میں علاقے کے لوگوں کو جاکر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، اس میں اگر دعوت دینے والے اسلامی بھائی کا لہجہ اور انداز اچھا ہو گا، تو سننے والے ضرور دعوت سن کر ہمارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہونگے۔ نرم الفاظ کی اتنی اہمیت ہے کہ خود اللہ پاک نے جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف اسلام کی دعوت دینے بھیجا تو ارشاد فرمایا:

(1)... غیبت کی تباہ کاریاں، ص451 ملتقطاً

(2)... مسند الفردوس، 3/637، حدیث: 5997، دار الکتب العلمیہ

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى (پ16،طٰہٰ:44)

ترجمۂ کنزالعرفان: توتم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈر جائے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی تبلیغ نرمی کے ساتھ کرنی چاہیے اور تبلیغ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ پیار محبت سے نصیحت کرے کیونکہ اس طریقے سے کی گئی نصیحت سے یہ امید ہوتی ہے کہ سامنے والا نصیحت قبول کر لے یا کم از کم اپنے گناہ کے معاملے میں اللہ پاک کے عذاب سے ڈرے۔ نیز یاد رہے کہ دین کی تبلیغ کے علاوہ دیگر دینی اور دُنیوی معاملات میں بھی جہاں تک ممکن ہو نرمی سے ہی کام لینا چاہیئے کہ جو فائدہ نرمی کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے وہ سختی کرنے کی صورت میں حاصل ہو جائے یہ ضروری نہیں۔

نرمی کے فضائل پر احادیث

پیارے اسلامی بھائیو! نرم رویہ اپنانے اور اچھی گفتگو کے فضائل پر دو فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سنئے:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر دوں جس پر جہنم حرام ہے؟ جہنم نرم خو، نرم دل اور خوش اخلاق شخص پر حرام ہے۔ (1)
- نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کمرہ ایسا ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کمرہ کس شخص کو ملے گا؟ فرمایا جو گفتگو میں نرمی کرے، کھانا کھلائے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر راز و نیاز

(1)...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (43)، ص589، حدیث:2488، دار الکتب العلمیہ

کرے۔[1]

اللہ پاک ہمیں لوگوں کے ساتھ اچھے انداز اور اچھے لہجے میں پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین بجاہ خاتم النبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ چند خوبصورت مدنی پھول سنئے:

- کسی بھی نگران کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقت دینے والا، نرمی کرنے والا اور شفقت کرنے والا ہو۔[2]
- کامیاب مبلغ بننے کے لیے معاشرتی ادب وآداب(Social Manners)کا خیال رکھنا ضروری ہے۔[3]
- اپنے رَویے اورانداز پر غور کرتے رہنا چاہئے، ایسا انداز اختیار نہ کریں، جسے بداخلاقی یارُوکھاپن سمجھا جائے۔[4]
- بداخلاق مبلغ دِین کو فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان پہنچاتا ہے۔[5]
- مدنی مشوروں میں لہجہ سخت نہیں ہونا چاہئے، نرمی سے گفتگو کریں، ہمارا یہ مشورہ ہمیں جنّت کے بجائے دوسروں کی دل آزاری کرکے معاذ اللہ کہیں جہنّم کی طرف نہ لے

(1)...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما، 3/563، حدیث:6774

(2)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 21 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 31 جنوری تا یکم فروری 2016ء

(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 21 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 31 جنوری تا یکم فروری 2016ء

(4)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 21 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 31 جنوری تا یکم فروری 2016ء

(5)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 11 تا 13 شوّال 1439ھ بمطابق 26 تا 28 جون 2018ء

جائے۔[1]

- جارحانہ انداز، بے موقع و لمبی گفتگو، مدنی مشورے میں تاخیر سے آنا اور وقت پر ختم نہ کرنا، ای میلز، فون کالز، ایس ایم ایس، واٹس ایپ وغیرہ کا رپلائی نہ کرنا، غم خواری وعیادت کی ترکیب نہ کرنا، جھاڑنے اور غصّے کا معمول ذمہ داران کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔[2]
- جس کی اصلاح کی جاتی ہے اس کے نفس پر یہ بہت بھاری ہوتا ہے، اس لیے درست بات بھی مختصر، جامع، حکمتِ عملی اور نرم انداز سے کی جائے۔[3]
- حُسنِ اخلاق اور نرمی سے نیکی کی دعوت دی جائے تو ہی نیکی کی دعوت کامیاب ہو گی۔[4]
- مُصْلِح (سمجھانے والے) تو بہت ملیں گے مگر درست سمجھانے والے کم ہیں، ہر بیماری کا علاج آپریشن نہیں ہوتا، عموماً سمجھانے والے کا انداز جارحانہ ہوتا ہے۔ مصلحانہ وحکیمانہ اور نرم نہیں ہوتا۔ قافلے میں سفر، نیک اعمال کے رسالے پر عمل اور امام غزالی رحمۃ اللہِ علیہ کی کتابیں پڑھتے رہنے سے سمجھانے کا درست انداز آسکتا ہے۔[5]

(1)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 30رجب، 1شعبان 1442ھ بمطابق 15، 16مارچ 2021ء

(2)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20تا21ربیع الآخر 1437ھ بمطابق 31جنوری تا یکم فروری 2016ء

(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، یکم تا 5رجب المرجب 1437ھ بمطابق 9تا13اپریل 2016ء

(4)...مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1443ھ بمطابق 06نومبر 2021ء

(5)...مدنی مذاکرہ، 28ربیع الاول 1445ھ بمطابق 14اکتوبر 2023ء